کانفرنس میں یونائیٹڈ بائیبل سوسائٹیز، وائی کلف بائیبل ٹرانسلیٹر، اوپن ڈورز، یونگ بائیبلز انٹرنیشنل، اسکرپچر یونین، بائیبل لیگ، انٹرنیشنل بائیبل سوسائٹی، بائیبلز فار دی ورلڈ، انسٹیٹیوٹ فار بائیبل ٹرانسلیشن، لوتھرن بائیبل ٹرانسلیٹرز، ایوانجل بائیبل ٹرانسلیٹرز اور پائینئر بائیبل ٹرانسلیٹرز نے شرکت کی۔ (رپورٹ اکومینیکل پریس سروس)

# مشرقِ وسطیٰ

## ایم سی سی "مسیحی صیہونیت" کے موضوع پر

مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز نے "مغربی بنیاد پرست مسیحی صیہونیت کیا ہے؟" کے عنوان سے ایک کتابچہ تیار کیا ہے۔ ہم ذیل میں "ایم سی سی پرسپیکٹو" میں چھپنے والے اس کتابچے کے چند متعلقہ حصّے شائع کر رہے ہیں۔

مڈل ایسٹ کونسل آف چرچز ان مغربی بنیاد پرست عیسائیوں کے پروگراموں کو تشویش کی نظر سے دیکھتی ہے جو اپنے آپ کو "مسیحی صیہونی" کہتے ہیں۔ اسے خاص طور پر "انٹرنیشنل کرسچین ایمبیسی ان یروشلم" کے بارے میں تشویش ہے۔ جو مسیحی صیہونی ادارہ ہونے کی دعویدار ہے اور اس عقیدے کو عمل کی صورت دینے کے لیے ایک بین الاقوامی تصوّر رکھتی ہے۔ اس ضمن میں آئی سی ای جے کی کانفرنسوں اور کانگریسوں نے عیسائی عقیدے اور بائیبل کی تعبیر کو اسرائیل کی جدید ریاست اور ایک نظر ثانی کے حامی سیاسی نظریے کا تابع بنانے کی اجازت دے دی ہے۔

اگست 1985ء میں آئی سی ای جے نے سوئٹزرلینڈ کے شہر باسل میں پہلی مسیحی صیہونی کانگریس کا اہتمام اس ہال میں کیا جہاں اگست 1897ء میں تھیوڈور ہرزل نے پہلی صیہونی کانگریس منعقد کی تھی۔ دوسری مسیحی صیہونی کانگریس اسرائیل کے قیام کی چالیسویں سالگرہ کی تقریب پر 10 سے 15 اپریل 1988ء کو منعقد کی گئی۔

اپریل 1986ء میں ایم ایس سی کی ایگزیکٹو کمیٹی نے مسیحی صیہونیت سے مخاطب ہوتے ہوئے "ایک ریاست کو تقدّس بخشنے اور ایک حکومت کی پالیسیوں کو قانونی حیثیت دینے کے لیے بائیبل کے غلط استعمال اور مذہبی جذبات کے استحصال کی کوششوں کی مذمّت کی۔

ایگزیکٹو کمیٹی نے ایم ای سی سی کے جنرل سیکرٹری کو ہدایت کی کہ وہ دنیا بھر کے چرچوں اور عیسائی تنظیموں کو مشرقِ وسطیٰ کے چرچوں کے نقطۂ نظر کی جانب متوجّہ کریں اور عیسائی عقیدے کی اس نئی غلط نمائندگی کے خلاف ان کا تعاون حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ چرچوں کے نام اپنے 7 مارچ 1988ء کے خط میں جنرل سیکرٹری نے لکھا۔

"مشرقِ وسطیٰ میں جہاں مذہب، عوام اور اقوام کے درمیان مستقبل کے تعلقات کے تعین میں اہم کردار ادا کرتا ہے ان گمراہ کن اور متعصبانہ "مسیحی صہیونی" نظریات کی کوئی گنجائش نہیں ہے جو عیسائی عقیدے کی خطرناک حد تک بگڑی ہوئی صورتیں ہیں۔ عیسائی جہاں کہیں بھی ہیں ان کو چاہیے کہ وہ خدا کی مخلوق پر کچھ مخصوص لوگوں کی برتری کے نظریات کو مسترد کر دیں۔ اس قسم کے رجحانات یہودیوں کے لیے بھی ضرر رساں ہیں۔ جو امتیازی رویّوں سے اپنے آپ کو آزاد کرنے اور ان فلسطینیوں کے ساتھ برابری کے جذبے سے سرشار ہوسکتے ہیں۔ جن کے ساتھ وہ مقدس سرزمین میں خدائی انصاف اور امن کے ساتھ رہنے کی توقع رکھتے ہیں۔

مسیحی صہیونیوں کے لیے ریاست اسرائیل اور اس کی پالیسیاں ہر قسم کے انسانی قاعدوں سے ماورا ہونے کا استحقاق رکھتی ہیں۔ آئی سی ای جے کے زیرِ اہتمام مسیحی صہیونیوں کی پہلی اور دوسری کانگریسوں کے اعلامیوں سے عیسائی عقیدے اور بائیبل کی تعبیر سے اہم انحراف کا پتہ چلتا ہے ان میں اس امر کی توثیق کی گئی ہے کہ "یہودی توریت کی بنیاد پر جو یہ "سامریہ" (یعنی مغربی کنارہ - ایڈیٹر) اور غزہ سمیت اسرائیل کی تمام سرزمین میں آزادی کے ساتھ رہنے کا حق رکھتے ہیں۔ اسی سے یہ بات نکلتی ہے کہ فلسطینی خواہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی اس سرزمین میں کم حقوق کے مالک ہیں اور انہیں ان کے آباؤاجداد کی سرزمین سے نکالا بھی جاسکتا ہے۔

## مسیحی صیہونیت علاقے میں بیرونی مداخلت کی تازہ ترین مثال ہے

مشرقِ وسطیٰ میں ایک کروڑ 20 لاکھ سے زائد عیسائی رہتے ہیں۔ ان کی اکثریت قدیم اورینٹل اور مشرقی آرتھوڈوکس چرچوں سے تعلق رکھتی ہے۔ وہ کیتھولک، اینگلیکن اور قومی پروٹسٹنٹ چرچوں کے ساتھ مل کر چرچ کے اتحاد کی تلاش میں ہیں۔ جس کے لیے یسوع نے ان کے "ایک" ہونے کی دعا کی تھی (یوحنا 17:21) یہ لوگ ایسے خطّے میں یسوع مسیح کی تعلیمات کی شہادت دے رہے ہیں جو تشدّد، اقتصادی مشکلات اور برق رفتار سماجی تبدیلیوں سے بری طرح